24969

دار الافتاء
فتوی نمبر ٩٢٣١٤

استاد محترم صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] یہ مسئلہ پوچھوایا ہے آپ اس مسئلے کا حل بتا کر شکریہ کا موقع نصیب فرمائیں

مسئلہ:۔

2 بھائی اور 1 بہن ہیں اور تینوں شادی شدہ ہیں بہن کے سسرال والے بہت غریب تھے کرائے کے مکان کیوجہ سے پریشانی ہوتی تھی بہن نے گھر خریدنا چاہا لیکن مکان کی کل رقم ادا نہیں کر سکتی تھی لہذا بڑے بھائی نے بہن کی سہولت کے لیے گھر خریدا چھوٹے بھائی کو ساتھ ملا کر۔ گھر کے تین حصے کر دیئے گئے آدھا حصہ بہن کا جبکہ آدھے بقیہ حصے میں سے دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے حصے لیے۔ بڑے بھائی نے کہا کہ جب بہن کی وسعت ہو مکان لینے کی تو ہم اسے اپنا حصہ بھی بیچ دیں گے کیونکہ بہن کی سہولت کے لیے مکان خریدا ہے۔۔۔

بڑے بھائی کا انتقال ہو گیا تو بڑے بھائی کے بچوں نے اپنا حصہ بیچنا چاہا تو بہن کے پاس اتنے پیسے موجود تھے جس کے ذریعے وہ بھتیجوں سے گھر خرید سکے لیکن چھوٹے بھائی نے یہ کہہ کر منع کیا کہ یتیموں کا حق ہے اسے نہ خریدو (حالانکہ بچے جوان اور شادی شدہ ہیں)

بہن کو منع کر کے بھائی نے چند دنوں

بعد وہ حصہ اپنے بھتیجوں سے خرید لیا

بات یہ معلوم کرنی ہے کہ کیا چھوٹے بھائی
نے ٹھیک کیا اور بھتیجوں نے کوٹھی کے بجائے چاچا کو
گھر بیچ کر حق تلفی تو نہیں کی کیونکہ گھر خریدتے وقت بات
بھی طے ہوئی تھی جب بہن کی وسعت ہو گی تو گھر بہن کا
ہو گا نہ کہ کسی اور کا اور بھائیوں کے پاس اپنے ذاتی گھر
موجود ہیں۔

والسلام

بنت آدم معرفت جامعہ مدنیہ حضرت بلال کالونی
کورنگی۔

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًاو مصلیًا

سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر درست ہے، اور واقعۃً مکان خریدتے وقت آپس میں یہ طے ہوا تھا کہ بہن کو جب سہولت ہوگی تو ہم بھائی اپنا حصہ بھی اسے فروخت کردیں گے، تو چھوٹے بھائی کا بہن کو بھتیجوں سے مکان خریدنے سے منع کرنا جبکہ وہ بھتیجے بالغ بھی تھے اور خود مکان بیچنے پر راضی تھے اور بعد میں بھائی کا خود ان سے خریدنا وعدہ کی خلاف ورزی ہے اور یہ صلہ رحمی کے خلاف ہے، اس سے اگرچہ وہ مکان کے مالک ہوگئے ہیں، تاہم اگر بہن کو ضرورت ہو تو اخلاقاً مکان کا یہ حصہ مناسب قیمت پر بہن کو فروخت کردینا چاہیے۔

واضح رہے کہ بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا اگرچہ اسکا والد فوت ہوچکا ہو، لہٰذا بالغ افراد کو یتیم کہنا درست نہیں۔

قال الله تعالیٰ:

{وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا} [الإسراء: ٣٤]

سنن أبي داود ت الأرنؤوط (٤/ ٤٩٦)

قال عليُّ بن أبي طالب: حفظتُ، عن رسولِ الله - صلَّى الله عليه وسلم -: "لا يُتْمَ بعدَ احتلامٍ، ولا صُمَاتَ يومٍ إلى اللَّيْلِ"

العناية شرح الهداية (٦/ ٤٧٧)

(ونهى عن السوم على سوم غيره) قال - عليه الصلاة والسلام - «لا يستام الرجل على سوم أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه» وهو نفي في معنى النهي فيفيد المشروعية. وصورته أن يتساوم الرجلان على السلعة والبائع والمشتري رضيا بذلك ولم يعقدا عقد البيع حتى دخل آخر على سومه فإنه يجوز، لكنه يكره لاشتماله على الإيحاش والإضرار وهما قبيحان ينفكان عن البيع فكان مكروها إذا جنح البائع إلى البيع بما طلب به الأول من الثمن، وكذلك في النكاح.....واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/صفر المظفر/۱۴۴۱ھ

17/اکتوبر/2019ء

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/صفر المظفر/۱۴۴۱ھ

17/اکتوبر/2019ء

الجواب صحیح

۱۷/۲/۱۴۴۱

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۹/۲۱۱۴
۱۷/۲/۱۴۴۱
۱۷/۱۰/۲۰۱۹

نائب مفتی